ڈاکٹر وحید قریشی

(1925ء تا 2009ء)

اُردو ادب میں عید الفطر

www.office.com.pk

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو اسلامی تہواروں کی روح سے روشناس کروانا۔
- اُردو ادب میں عید کے موضوع پر ہونے والی شاعری سے آگاہ کرنا۔
- اسلامی تہذیب وتمدن سے واقفیت دلانا۔
- طلبہ کو ایک ہی موضوع پر مختلف طریقے سے اظہارِ خیال کرنے کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو ڈاکٹر وحید قریشی کے اسلوب سے واقفیت دلانا۔
- طلبہ میں قوتِ مشاہدہ پیدا کرنا۔
- طلبہ کو مضمون اور افسانے سے آگاہ کرنا۔

مصنف کے حالاتِ زندگی

نام: ڈاکٹر وحید قریشی، **تاریخ پیدائش:** 14 فروری 1925ء، **جائے پیدائش:** میانوالی

تعلیم: ڈاکٹر وحید قریشی نے ابتدائی تعلیم بھاٹی گیٹ، لاہور میں واقع اسلامیہ ہائی سکول سے حاصل کی۔ انھوں نے 1944ء میں فارسی میں بی۔اے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد 1946ء میں ایم۔اے فارسی کی ڈگری حاصل کی۔ بعدازاں 1950ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے تاریخ کا امتحان پاس کیا۔ 1947ء سے لے کر 1950ء تک پنجاب یونیورسٹی لاہور میں الفریڈ پٹیالہ ریسرچ سکالر کی حیثیت سے کام

http://www.office.com.pk

کرتے رہے۔ 1952ء میں انھوں نے فارسی انشا پردازی پر ایک مقالہ لکھا اور پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر وحید قریشی 1963ء میں بحیثیت لیکچرار اورینٹل کالج تعینات ہوئے۔ 1980ء میں وہ پرنسپل کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ 1983ء میں مقتدرہ قومی زبان کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ وہ چار سال تک اس عہدے پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد 1987ء میں اقبال اکیڈمی کے سربراہ بنائے گئے۔

تصانیف: ڈاکٹر وحید قریشی کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں ''پاکستان کی نظریاتی بنیادیں''، ''جدیدیت کی تلاش میں''، ''کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ''، ''میر حسن اور ان کا زمانہ''، ''مطالعۂ حالی''، ''اساسیاتِ اقبال''، ''نذرِ غالب''، ''اُردو نثر کے میلانات'' اور ''شبلی کی حیاتِ معاشقہ'' شامل ہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی کی ادبی خدمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے انھیں 1993ء میں صدارتی تمغہ برائے حسنِ کارکردگی عطا کیا۔ 2003ء میں انھیں ''اقبال ایوارڈ'' سے بھی نوازا گیا۔

وفات: ڈاکٹر وحید قریشی نے 17 اکتوبر 2009ء کو لاہور میں وفات پائی۔ انھیں لاہور ہی میں دفن کیا گیا۔

مرکزی خیال

عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے۔ پہلے پہل اُردو غزل میں عید کے حوالے سے صرف محبوب سے روزِ عید کی ملاقاتوں کو ہی شاعری کا حصّہ بنایا جاتا تھا مگر 1857ء کے بعد اس میں بڑی وسعت آئی اور عید کا موضوع مختلف طریقوں سے بیان ہونے لگا جس میں مسلمانوں کی تہذیبی اور فکری زندگی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ہلالِ عید کو ملّت

http://www.office.com.pk

کے عروج و زوال کی علامت کے طور پر بھی قبول کرنے کا رجحان پیدا ہوا۔ جن شعرا نے عید کے بارے میں لکھا، ان کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ بہت گہرا ہے۔

اہم نکات

- اردو شاعری میں عید کا مقام
- عید پر شاعری کے موضوع
- عید کی شاعری کے مختلف عنوان
- خواجہ حسن نظامی کے نوحے
- حالی کی نظم ''تہنیت عید الفطر''
- اقبال کی عید سے متعلق شاعری
- موضوعاتی شاعری کے بنیادی رخ
- عید الفطر اور مسلم کلچر

خلاصہ

اُردو کی غزلیہ شاعری محبوب سے روزِ عید کی ملاقات تک ہی محدود تھی مگر 1857ء کے بعد اس میں وسعت پیدا ہوئی اور اِسے ملی احساسات کی ترجمانی کا وسیلہ بھی بنایا گیا۔

شعرا اور اُدبا نے جب تخلیقی جوہر کے حوالے سے ان افکار کو پیش کیا تو یہ موضوع کئی جہتوں میں پھیل گیا۔ اسے مسلمانوں کی تہذیبی اور فکری زندگی کے وسیع تر جغرافیے سے ملا دیا گیا۔ عید کے موضوع پر مختلف نظمیں لکھی گئیں۔ ایسی نظمیں جن میں عید الفطر ہمیں متوسط اور غریب طبقے کے مسائل و حالات سے منسلک نظر آتی ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے دِلّی کی بربادی کے بعد شہزادوں اور شہزادیوں کی کس مپرسی میں عید بسر کرنے کا جو ذکر کیا ہے وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس روایت کا آغاز سرسید احمد خاں سے ہوتا ہے۔ حسن نظامی کے موضوعات میں عزمِ رفتہ کی یاد عید کو علامتی حوالہ عطا کرتی ہے۔ حالؔی کی نظم ''تہنیت عید الفطر'' خوشی کے جذبے کے ساتھ ساتھ مذہبی اقدار سے بھی ہم آہنگ ہے۔ اقبالؔ کے ہاں عید کا چاند صرف خوش ہی نہیں کرتا بلکہ ہماری ہنسی بھی

http://www.office.com.pk

اڑاتا ہے۔ مجموعی طور پر عید الفطر سے متعلق جو موضوعات ہماری شاعری کے بنیادی رُخ کو ظاہر کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

عید کے چاند کے مناظر داخلی مسرت اور خارجی حالات اور ہلالِ عید کو ملّت کے عروج و زوال کی علامت کے طور پر قبول کرنا۔ اس رجحان نے تخلیقی سطح پر ایک نئی سمت کی طرف اشارہ کیا۔ مسلمانوں کے نزدیک تہوار منانے کا مقصد محض اچھل کود نہیں بلکہ اس خوشی کا رشتہ ہماری اقدار میں بہت دور تک جاتا ہے۔ اُردو شعرا کی تخلیقات کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ بہت گہرا ہے۔ عید کی شاعری ہماری شعری روایات کا ایک اہم اور ناقابلِ فراموش حصہ ہے۔

مضمون پر تبصرہ

ڈاکٹر وحید قریشی نے عید الفطر کے موضوع پر کی جانے والی شاعری کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اُردو شاعری میں پہلے پہل جب عید الفطر کے موضوع پر شاعری کی جاتی تھی تو اس شاعری میں صرف عید کے دن محبوب سے ملاقات یا محبوب سے ہجر و وصال کی باتیں کی جاتی تھیں مگر 1857ء کے بعد اس میں ایک واضح تبدیلی آئی اور اس موضوع کو مسلمانوں کی ملّت کے عروج و زوال سے منسلک کر دیا گیا۔ اس طرح یہ شاعری کئی جہتوں میں پھیل گئی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عید	مسلمانوں کا مذہبی تہوار، بار بار آنے والی خوشی	ہلال	پہلی رات کا چاند
متعلقات	تعلق رکھنے والے	ابرو	بھنویں
وسعت	کشادگی	اجاگر	نمایاں

http://www.office.com.pk

حدود	حد کی جمع، باڑ	ملی احساسات	قوم سے متعلق احساس
ترجمانی	ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا	وسیلہ	ذریعہ
خط و خال	وضع قطع، نقش و نگار	اقدار	قدر کی جمع، اہمیت
روایات	روایت کی جمع	پاس داری	خیال رکھنا، حمایت کرنا
کثرت	زیادتی، زیادہ ہونا	سبب	وجہ
تخلیقی جوہر	نئی چیز بنانے یا لکھنے کی صلاحیت	فراہم کرنا	مہیا کرنا
جہت	سمت	محض	صرف
جغرافیہ	کسی خطۂ زمین کے حالات	باریکیاں	چھوٹی چھوٹی باتیں، جزئیات
درونِ خانہ	گھر کا اندرونی حصہ	محدود	ایک خاص حد میں رہنا
وسیع	کھلا، کشادہ	سہاگن	بیاہی عورت جس کا شوہر زندہ ہو
متوسط طبقہ	درمیانہ طبقہ	منسلک	ملا ہوا، جڑا ہوا
تمدن	تہذیب، رہن سہن	طفیل	وجہ سے، ذریعہ
ہیجان	جوش	اکائی	بنیادی، پہلی
نوحہ	ایسی تحریر جس میں افسوس اور رنج وغم کا ذکر ہو	محروم	چھن جانا، نہ ملنا
کس مپرسی	غربت	آغاز	ابتدا
خامی	کوتاہی	عظمت رفتہ	گزری ہوئی شان و شوکت

http://www.office.com.pk

علامت	نشان	امور	امر کی جمع، کام
وابستگی	تعلق، واسطہ	عیدگاہِ ما غریباں کوئے تو	ہم غریبوں کی عیدگاہ تو آپ کا کوچہ ہے
اثرات	اثر کی جمع، نشانیاں	تہنیت	مبارک بادی
عکاسی	تصویر کشی کرنا	ہم آہنگ	ساتھ ملانا
مہ	چاند	صیام	صوم کی جمع، روزہ
رویہ	برتاؤ	خامہ فرسائی	قلم سے لکھنا
یادِ طفلی	بچے کی یاد	منظر کشی	منظر کھینچنا، سماں باندھنا
رجحان	طبیعت	مائل	آمادہ، تیار
بے حجاب	بغیر پردے کے	خورشید	سورج
غزال	ہرن	لذت افزا	مزے کو زیادہ کرنا
خارجی	باہر کے، بیرونی	داخلی	اندرونی
عزائم	ارادے	عروج	بلندی
زوال	پستی	اساس	بنیاد
نوبت	نقارہ	باہم	ایک دوسرے سے ملے ہوئے، پیوست
گردوں	آسمان	راحت نظر	دیکھنے کی خوشی
امت	پیروکار، ماننے والے	شاد	خوش
بامراد	کامیاب	تفرقہ	جھگڑا
تصور	خیال	تہوار	سالانہ جشن
کلچر	تہذیب	منحصر	انحصار ہونا

http://www.office.com.pk

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: عیدالفطر پر نظموں کی کثرت ـــــــــ جغرافیے سے ملا دیا گیا۔

متن کا حوالہ (الف) مضمون کا نام: اُردو ادب میں عیدالفطر

(ب) مصنف کا نام: ڈاکٹر وحید قریشی

حل لغت

کثرت: زیادتی، تعداد میں زیادہ ہونا۔ سبب: وجہ۔ شعرا: شاعر کی جمع۔ ادبا: ادیب کی جمع۔ تخلیقی جوہر: نئی چیز بنانے یا لکھنے کی صلاحیت۔ فراہم کرنا: مہیا کرنا۔ جہت: سمت۔ محض: صرف۔ تہذیب: رہن سہن

سیاق وسباق

جب برصغیر میں اُردو شاعری کا ارتقا ہوا تو عید کے موضوع کو بھی احاطہ شاعری میں لایا گیا مگر اس ابتدائی دور میں یہ شاعری محض عید کے چاند، ہلال و ابرو، محبوب سے روزِ عید کی ملاقاتیں اور اس کے متعلقات تک ہی محدود رہی لیکن 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد جہاں دوسری چیزوں پر عروج آیا وہاں اردو شاعری میں بھی بڑی وسعت پیدا ہوئی اور اُردو شاعری کو ملی احساسات کی ترجمانی کا وسیلہ بھی بنایا گیا۔ اس طرح گلدستۂ عید میں موضوعات صحنِ عیدگاہ میں ملاقات اور درونِ خانہ عید ملن تک ہی محدود نہیں رہے بلکہ اُردو شعرا نے انھیں جذبات کے وسیع تر رقبوں میں لا دکھایا۔

تشریح

پہلے پہل عید الفطر پر لکھی گئی نظموں کی تعداد بہت کم تھی کیوں کہ اس موضوع پر لکھنے کے لیے مواد بہت کم تھا۔ شعرا کرام صرف عید، عید کا چاند اور روزِ عید محبوب سے ملاقات تک کے موضوع پر لکھنے کے لیے اپنے آپ کو محدود کیے ہوئے تھے۔ 1857ء

http://www.office.com.pk

کے بعد اُردو شاعری کو ملی احساسات کی ترجمانی کا وسیلہ بھی بنایا گیا تو عید الفطر کا موضوع بھی کافی پھیل گیا۔ عید الفطر پر لکھی جانے والی نظموں کے زیادہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مختلف شعرا اور ادبا نے جب کوئی نئی چیز بنانے یا لکھنے کے حوالے سے اپنے احساسات اور افکار کو پیش کرنے کا سامان مہیا کیا تو عید الفطر کا موضوع بہت سی سمتوں میں پھیل گیا۔ ان شعرا کرام نے عید کو محض خوشی منانے کے لیے یا عید کے چاند کو سال میں ایک بار جھلک دکھلا کر غائب ہونے کے حوالے سے دیکھنے کی بجائے اسے مسلمانوں کے رہن سہن اور مسلمانوں کی فکری زندگی کے کشادہ تر جغرافیے سے ملا دیا۔ اس طرح عید الفطر پر کی جانے والی شاعری میں بہت سے نئے موضوعات بھی شامل ہو گئے۔

تبصرہ

ڈاکٹر وحید قریشی نے بڑے مختصر اور جامع انداز میں اردو ادب میں عید الفطر کے موضوع پر ہونے والی شاعری پر بحث کی ہے۔ 1857ء کے بعد اس موضوع پر شاعری میں بڑی وسعت آئی۔ اس بات کو ڈاکٹر وحید قریشی نے بڑے دلچسپ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ ان کا اندازِ بیان بڑا دلکش ہے۔ انھیں موضوع پر پوری گرفت حاصل ہے۔ وہ بڑے ناپ تول سے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ قاری ان کی تحریر سے لطف اٹھاتا ہے۔

حل مشقی سوالات

1- درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) عید الفطر کا ہماری تہذیبی اور دینی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

جواب: عید الفطر کا مسلمانوں کی تہذیبی اور دینی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ عید کا مطلب ہے بار بار آنے والی خوشی۔ مسلمانوں کا یہ تہوار اُن کی ایک تہذیبی اکائی بن کر معاشرتی زندگی میں بہت دور تک جاتا ہے۔ عید کو محض خوشی یا عید کے چاند کو محض سال میں ایک بار جھلک دکھلا کر غائب ہو جانے کے حوالے

http://www.office.com.pk

سے دیکھنے کی بجائے اسے مسلمانوں کی تہذیبی اور فکری زندگی کے وسیع تر جغرافیے سے ملا دیا گیا ہے۔

(ب) عید الفطر پر نظموں میں، شعرا نے کیا باریکیاں پیدا کی ہیں؟

جواب: شعرا حضرات نے عید کے موضوع میں نئی نئی باریکیاں پیدا کر کے اسے ادبی خوشی کے ملے جلے جذبات تک لے گئے ہیں۔

(ج) اس سبق کی روشنی میں اُردو شعرا نے عید الفطر کے جن متعدد پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا ہے، ان میں سے کوئی سے تین پہلوؤں/ موضوعات کے نام لکھیے۔

جواب: اُردو شعرا نے عید الفطر کے حوالے سے درج ذیل پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا ہے۔

(i) عید کے چاند کو مناظر کے حوالے سے بیان کرنے کا رجحان
(ii) عید کو داخلی مسرت اور خارجی حالات سے منسلک کرنے کا رویہ
(iii) ہلالِ عید کو ملی عزائم کی علامت، ملت کے عروج و زوال کی علامت اور تہذیبی و تمدنی زندگی کی اساس کے طور پر قبول کرنے کا رجحان

(د) عید الفطر کے موقع پر شہزادوں اور شہزادیوں کا ذکر کرتے ہوئے خواجہ حسن نظامی نے کیا نکتہ اجاگر کیا ہے؟

جواب: خواجہ حسن نظامی نے عید الفطر کے موقع پر شہزادوں اور شہزادیوں کا ذکر کرتے ہوئے دینی جذبے کی شدت اور مذہبی امور سے گہری وابستگی کو ظاہر کیا ہے۔

-2 اردو شعرا نے ہر دور میں عید الفطر کو موضوعِ سخن کیوں بنایا؟

جواب: اُردو شعرا نے اپنی شاعری میں زیادہ تر رُخِ محبوب کا تذکرہ کیا ہے اور عید الفطر کے حوالے سے، عید، عید کا چاند، ہلال و ابرو، محبوب سے روزِ عید کی ملاقاتیں، ان کی شاعری کا موضوع بنتی رہی ہیں۔ جیسے جیسے اُردو شاعری میں وسعت آتی گئی اور غزلوں کی بجائے نظموں کی طرف توجہ تیز ہوگئی تو عید کے موضوع میں بھی اشاراتی اور علامتی امکانات زیادہ اجاگر ہوئے۔ اس طرح عید الفطر پر کثرت سے لکھی گئی نظموں میں عید سے متعلقہ موضوعات پیش کیے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو شعرا نے ہر دور میں عید الفطر کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔

-3 کون سی چیز اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے؟

جواب: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عید کے موضوع پر نظمیں لکھی ہیں۔ یادِ طفلی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

http://www.office.com.pk

عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے اور وہ منظر کشی والے رجحان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

4- "مہِ صیام گیا اور روزِ عید آیا" یہ اردو کے کس معروف شاعر کا مصرع ہے؟

جواب: درج بالا مصرع مولانا الطاف حسین حالی کا ہے۔

5- عید کی شاعری کا ہماری شعری روایات سے کیا تعلق ہے؟

جواب: عید کی شاعری ہماری شعری روایات کا اہم اور ناقابلِ فراموش حصہ ہے۔

6- سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست یا غلط پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) ۱۸۵۷ء جنگ آزادی کے بعد اردو شاعری میں وسعت پیدا ہوئی۔ **درست/غلط**

(ب) خواجہ حسن نظامی نے دلی کی بربادی کے مرثیے لکھے ہیں۔ **درست/غلط**

(ج) عیدالفطر کے متعلق موضوعات ہماری شاعری کا اصل رخ ظاہر کرتے ہیں۔ **درست/غلط**

(د) سبق میں چار شعرا کے اشعار درج ہیں۔ **درست/غلط**

(ہ) عیدالفطر کا تصور ہماری اقدار میں شامل ہے۔ **درست/غلط**

(الف)	درست	(ب)	غلط	(ج)	غلط	(د)	غلط	(ہ)	درست

7- درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کیجیے:

(الف) یہ مصرع کس شاعر کا ہے؟ "ہلالِ عید کی گردوں پہ آمد آمد ہے"

(i) اقبال رحمۃ اللہ علیہ (ii) حفیظ جالندھری

(iii) عبدالمجید سالک (iv) حالی

(ب) حسن نظامی نے دلی کے جو نوحے لکھے، ان میں کون سی چیز نمایاں ہے؟

(i) عظمتِ رفتہ (ii) احساسِ شادمانی

(iii) عبرت انگیزی (iv) لُطف و مسرت

(ج) عیدالفطر کے موقع پر مُسلم معاشرے کے کس طبقے کو سب سے زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(i) اُمرا (ii) غُربا

(iii) متوسط (iv) سفید پوش

(د) شاعر نے "لذت افزائے شورِ طفلی" میں کس کی طرف اشارہ کیا ہے؟

(i) بادل (ii) ستارے

http://www.office.com.pk

(iii) عید الفطر کا چاند (iv) نماز عید الفطر

(ہ) ۱۸۵۷ء جنگ آزادی کے بعد توجہ تیز ہوگئی:

(i) غزلوں کی طرف (ii) نظموں کی طرف

(iii) مرثیے کی طرف (iv) شہر آشوب کی طرف

جواب

(الف)	(iii)	(ب)	(iii)	(ج)	(ii)	(د)	(iii)
(ہ)	(ii)						

8- مصنف نے عید کا تعلق تہوار کے علاوہ کس سے جوڑا ہے؟ دو تین سطروں میں جواب لکھیں۔

جواب: مصنف کا کہنا ہے کہ عید کا تصور مسلمانوں کے ہاں محض تہوار منانے اور اچھل کود کو کلچر بنانے پر منحصر نہیں بلکہ اس خوشی کا رشتہ ہماری اقدار میں بہت دور تک جاتا ہے، جس سے عید کے بارے میں اردو شعراً کی تخلیقات کو ایک سمت ہی نہیں ملتی بلکہ ان کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ اتنا گہرا ہے کہ ہماری شعری روایات میں یہ عمل صرف یک طرفہ مناظر کشی تک جا کر ختم نہیں ہوتا بلکہ عید کی شاعری ہماری شعری روایات کا ایک اہم اور ناقابلِ فراموش حصہ ہے۔

مضمون

کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، احساسات یا تاثرات کا نثر میں تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ اس میں موضوع کی کوئی قید نہیں، اس لیے ہر قسم کے موضوعات پر بے شمار مضامین لکھے جاتے ہیں۔ مضمون نویسی میں پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ پھر دلائل دے کر بحث کی جاتی ہے اور اہم باتیں علمی پیرائے میں تحریر کی جاتی ہیں اور آخر میں مختصراً نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔ توازن، تناسب اور نظم و ضبط اس کے اہم تقاضے ہیں۔

http://www.office.com.pk

مضمون لکھنے کے اصول

گلدستہ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

(میر انیسؔ)

مضمون نویسی ایک فن ہے۔ جس میں مشق کے ذریعے سے مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے وسیع مطالعہ اور گرد و پیش کے حالات و واقعات کے مشاہدے اور گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ پھر اپنے مشاہدات و تاثرات اور معلومات کو مناسب اور موزوں پیرائے میں بیان کرنے کی صلاحیت بھی درکار ہوتی ہے۔ مولانا الطاف حسین حالؔی لکھتے ہیں کہ ''اردو بلکہ ہر زبان میں سب سے مشکل اور اہم بات یہ ہے کہ ایک موزوں بات کس طرح موزوں الفاظ میں بیان کر دی جائے۔''

مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ مضمون نگاری میں مندرجہ ذیل عناصر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

1 مضمون نگاری میں خیالات کو اولیت حاصل ہے۔ جب تک ایک موضوع کے متعلق آپ کے پاس خاطر خواہ مواد اور معلومات نہ ہوں، آپ اس موضوع پر چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اخبارات، رسائل اور کتب کے مطالعے سے اپنے خیالات و معلومات میں وسعت پیدا کرنی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے نصاب کے علاوہ دیگر دینی، تاریخی، علمی و ادبی اور معلوماتی کتب کے مطالعے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

2 الفاظ خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہمارے ذہن میں خیالات کا وافر ذخیرہ موجود ہو، ہماری معلومات بھی کافی وسیع ہوں لیکن ان کو بیان کرنے کے لیے ہمارے پاس موزوں الفاظ کا ذخیرہ نہ ہو تو ہم دوسروں کو اپنی تحریر و تقریر سے متاثر نہیں کر سکتے جس طرح اچھے لباس سے انسان کی شخصیت باوقار اور پر کشش بنتی ہے، اسی طرح اگر خیالات کو مناسب اور موزوں الفاظ کا جامہ پہنا کر دوسروں کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ ان کے دلوں میں

http://www.office.com.pk

اتر جائیں گے۔ اس سلسلے میں طلبہ کو چاہیے کہ وہ اردو کے بلند پایہ اہل قلم کے ادبی شہ پاروں کا مطالعہ کریں۔

3 مضمون نگاری میں خیالات و الفاظ کے بعد زبان و بیان کی صحت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہماری تحریر روز مرہ، محاورہ اور گرامر کی اغلاط سے یکسر پاک ہونی چاہیے۔ کیونکہ زبان کی اغلاط سے مضمون کا حسن بیان غارت ہو کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا صحت املا کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

4 وہ دماغ جس میں خیالات و معلومات کا ذخیرہ تو موجود ہو لیکن ان خیالات و معلومات میں کوئی نظم اور ترتیب نہ ہو، اس کی حیثیت ایک کباڑیے کی دکان سی ہے۔ جس میں بہت سی چیزیں بغیر کسی سلیقہ اور ترتیب کے بکھری پڑی ہوئی ہوں۔ یہی حال اس مضمون کا ہے جس میں لکھنے والے نے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے کسی ترتیب اور تسلسل کا اہتمام نہ کیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی موضوع پر منتشر اور غیر مربوط خیالات کو صحت زبان کا لحاظ رکھتے ہوئے عمدہ ترتیب اور سلیقے سے پیش کرنے کا نام ہی مضمون نویسی ہے۔

عام ہدایات

1 مضمون لکھنے سے پہلے دیے ہوئے موضوع کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ہر قسم کے ضروری خیالات کو ایک خاص ترتیب سے ذہن میں جمع کر لیں اور پھر اسی ذہنی ترتیب کے مطابق اطمینان سے مضمون لکھنا شروع کر دیں۔

2 کمرۂ امتحان میں جب پرچہ آپ کے سامنے آئے تو جو مضمون لکھنا ہے اس کا پہلے فیصلہ کر لیں۔ بے شک اسے لکھیں بعد میں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو اس کے مواد کے بارے میں سوچنے کا موقع مل جائے گا۔ کیونکہ انسان کا دماغ مسلسل سوچ بچار اور غور و فکر کا مرکز بنا رہتا ہے۔

3 مضمون کی ترتیب کا خاص خیال رکھیں۔ آگے کی بات پیچھے اور پیچھے کی بات آگے لکھ دینے سے مضمون بے ربط ہو جاتا ہے۔

http://www.office.com.pk

4 مضمون کو مناسب پیروں میں تقسیم کریں۔ ایک بات ایک پیرے میں اور دوسری بات کے لیے دوسرا پیرا ہونا چاہیے۔

5 اپنا مطلب چھوٹے چھوٹے اور سادہ جملوں میں ادا کریں۔ کیونکہ لمبے لمبے جملے لکھنے سے بات الجھ جاتی ہے اور پڑھنے والا بھی اکتا جاتا ہے۔

6 اپنے مضمون میں کوئی غلط واقعہ یا غلط بات ہرگز نہ لکھیں۔ ہمیشہ صحیح باتوں کو سادہ اور آسان زبان میں تحریر کریں۔

7 اپنے مضمون میں ایک بات کو بار بار نہ دہرائیں۔ ایک ہی قسم کے خیالات و الفاظ سے مضمون بدمزہ اور پھیکا ہو جاتا ہے۔

8 جو کچھ لکھیں، سوچ سمجھ کر لکھیں تاکہ مضمون میں زیادہ کاٹ چھانٹ کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر کوئی لفظ یا جملہ مجبوراً کاٹنا پڑے تو اس پر ایک لکیر کھینچ دیں۔

9 مضمون میں موقع محل کے مطابق قرآن مجید کی آیات، احادیث، (یا ان کا ترجمہ) اقوال و اشعار استعمال کریں جو حوالہ دینا ہو اسے الگ اور نمایاں کر کے لکھیں۔

10 جہاں تک ممکن ہو اپنے مضمون کو نہایت صاف اور خوشخط لکھیں کیونکہ خوشخطی اور صفائی سے مضمون کی خوبی بڑھ جاتی ہے۔

11 مضمون ختم کر لینے کے بعد اسے ایک بار پڑھنے کے لیے ضرور وقت نکالیں تاکہ املا اور زبان کی چھوٹی موٹی غلطیوں کی اصلاح ہو سکے۔

افسانہ

یہ اُس فرضی کہانی کو کہتے ہیں جو مختصر، دلچسپ اور واقعاتی لحاظ سے زندگی کے کسی پہلو پر روشنی ڈالے۔ اس کے کردار فرضی ہوتے ہیں لیکن حقیقی نظر آتے ہیں۔ اس کی طوالت اتنی ہوتی ہے کہ ایک نشست میں پڑھا جا سکتا ہے۔ وحدت تاثرات اس کی بڑی خوبی ہوتی ہے۔

افسانہ نگاری

زندگی ایک کہانی ہے جو واقعات کے ٹکڑوں کی صورت میں پوری زندگی میں

http://www.office.com.pk

بکھری ہوتی ہے۔ ایک ناول نگار اپنے ناول میں پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے جب کہ ایک افسانہ نگار زندگی کے کسی ایک واقعہ یا چند واقعات کو مربوط کر کے انھیں ایک ایسی نئی صورت میں مرتب کرتا ہے جو زندگی کے عام تجربات سے مختلف ہوتی ہے۔

افسانہ جدید دور کی پیداوار ہے آج کے تیز رفتار دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ ضخیم کتب کا مطالعہ کر سکے اس لیے اپنی علمی اور مطالعاتی پیاس بجھانے کے لیے افسانے کا سہارا لیتے ہیں۔ افسانے میں بنیادی اہمیت وحدت تاثر کو حاصل ہے۔ ایک تاثر خواہ کسی کا ہو اپنے اوپر مسلط کر کے' اس انداز میں بیان کرنا کہ پڑھنے والے پر بھی وہی اثر مرتب ہو' عمدہ افسانے کی پہچان ہے مگر شرط یہ ہے کہ زندگی کو ''جیسے کا تیسا'' پیش کیا جائے۔

ایک بہترین افسانہ مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہوتا ہے

-1	اختصار	-2	کردار نگاری	-3	مکالمہ نگاری
-4	منظر نگاری	-5	وحدت تاثر	-6	پلاٹ
-7	حقیقت نگاری	-8	انداز بیان	-9	قوت مشاہدہ
-10	زبان و بیان	-11	زمان و مکاں	-12	مقصدیت

افسانے کی درج ذیل اقسام ہیں

-1	معاشرتی افسانہ	-2	واقعاتی افسانہ	-3	نفسیاتی افسانہ
-4	کرداری افسانہ	-5	نظریاتی افسانہ	-6	اصلاحی افسانہ
-7	رومانی افسانہ	-8	علامتی افسانہ	-9	سائنسی افسانہ
-10	جاسوسی افسانہ				

سرگرمیاں

-1 اخبارات اور انٹرنیٹ کی مدد سے عید الفطر سے متعلق مختلف تصاویر جمع کر

http://www.office.com.pk

کے، انھیں ایک چارٹ پر لگائیں۔

جواب: عملی کام طلبہ خود کریں۔

2- عید الفطر کے دن کی مصروفیات کی تفصیلی رُوداد لکھ کر، استاد صاحب کو دکھائیں۔

جواب: عید الفطر ہمارا مذہبی تہوار ہے۔ یہ ہر سال یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ مسلمان رمضان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں۔ روزے پورے ہونے کی خوشی میں عیدالفطر منائی جاتی ہے۔

امسال یکم شوال 23 اگست کو تھا۔ میں صبح چار بجے بیدار ہوا۔ نہا دھو کر فجر کی نماز پڑھی۔ امی جان بھی بیدار ہو چکی تھیں انھوں نے نماز پڑھ کر سب کے لیے سویاں بنائیں۔ میں نے عید کے لیے سلائے گئے نئے کپڑے پہنے، نیا جوتا پہنا اور خوشبو لگائی۔ پھر میں، میرا چھوٹا بھائی اور ابا جان عید کی نماز پڑھنے عید گاہ کی طرف چل دیے۔ ہم تینوں باپ بیٹا اونچی آواز میں تکبیر پڑھتے جا رہے تھے۔ عیدگاہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ جدھر نظر دوڑاؤ سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔ پھر جو بھی ملا اسے گلے لگا کر عید کی مبارک باد دی۔ عیدگاہ سے نکل کر ہم قبرستان چلے گئے۔ وہاں میرے دادا جان سپردِ خاک ہیں۔ ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کی اور گھر آ گئے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی ہم نے امی جان کو سلام کیا اور عید کی مبارک باد دی۔ امی جان نے ہمیں دعا دی۔ ابا جان نے ہم دونوں بھائیوں کو پانچ پانچ سو روپے عیدی دی۔ میں اپنے دوستوں سے ملنے چلا گیا۔ عامر اور شہزاد کو ساتھ لے کر ہم عتیق کے گھر گئے۔ ہم نے عتیق کے ابا جان کو سلام کیا۔ انھوں نے ہمیں دعا دی۔ ہم چاروں دوست عید گاہ سے ملحق میدان کی طرف چلے گئے جہاں عید میلا لگا ہوا تھا۔ ہم دو تین گھنٹے میلے میں گھومتے رہے۔ ہم نے آئس کریم اور

http://www.office.com.pk

فروٹ چاٹ کھائی۔ میں نے چھوٹے بھائی کے لیے ایک لٹو لیا جس کو چلانے سے اس میں سے رنگ برنگی روشنیاں نکلتی تھیں۔ دوپہر تک ہم گھر واپس آ گئے۔ امی جان نے دوپہر کا کھانا تیار کر لیا تھا۔ کھانا کھا کر میں کچھ دیر آرام کرنے کے لیے لیٹ گیا۔ شام کو ہم سب گھر والے چچا جان سے ملنے ان کے گھر چلے گئے۔ میں نے چچا جان سے بھی عیدی وصول کی۔ رات کا کھانا چچی جان نے تیار کیا تھا۔ انھوں نے بہت مزے دار کھانا تیار کیا تھا۔ میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ رات گئے ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ میں نے اس دن خوب مزہ کیا۔

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ پر واضح کریں کہ اسلامی تہذیب میں عیدالفطر کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: عید کے معنی خوشی، مسرت یا جشن کے ہیں یا خوشی کا وہ دن جو بار بار لوٹ کر آئے۔ عیدالفطر مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے جو ہر سال نہایت عقیدت اور احترام سے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار اسلامی اقدار و روایات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس تہوار سے جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے خوشی و مسرت، سیر و تفریح اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان تہواروں میں ناجائز اور لغو باتوں سے مکمل طور پر اجتناب کیا جاتا ہے۔ دوسری قومیں اپنے تہوار مناتے ہوئے اخلاقی قدروں کا لحاظ نہیں رکھتیں لیکن ملت اسلامیہ اپنی مخصوص روایات و اقدار کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے تہوار ایک انفرادی شان سے مناتی ہے۔

عیدالفطر کا تہوار پورے عالمِ اسلام میں نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ اس روز تمام مسلمان خواہ انھوں نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں، بے پناہ خوشی و مسرت کا سامان کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہی لوگ عید کی خوشیاں منانے کے زیادہ مستحق ہیں جنھوں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں۔ بہرحال عیدالفطر ایک ایسا مذہبی تہوار ہے جس سے ہماری ثقافت

http://www.office.com.pk

اور ہماری دینی زندگی نمایاں ہوتی ہے۔

2- **طلبہ کو سمجھائیں کہ عید الفطر کے موقع پر فضول خرچی، بے جا نمود و نمائش اور دیگر غیر اسلامی طور طریقے، دینی تقاضوں کے خلاف ہیں۔**

جواب: اسلام ایک دینِ فطرت ہے۔ اس میں ہر کام اعتدال سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے سالانہ تہوار رکھے ہیں۔ ان کے منانے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ دوسری قوموں میں بھی تہوار منانے کا رجحان پایا جاتا ہے لیکن اسلامی تہوار منانے کا طریقہ بہت اچھا ہے۔ اس میں بے جا نمود و نمائش نہیں کی جاتی۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک سچا مسلمان نہیں چاہتا کہ وہ کسی دوسرے کی دل آزاری کرے۔ اگر کوئی امیر شخص اپنی امارت کے اظہار کے لیے بڑھ چڑھ کر خرچ کرے اور اس سے اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کا غریب ہمسایہ مرعوب ہو تو یہ اس کے لیے بڑے گناہ کی بات ہے۔ کچھ لوگ خواہ مخواہ فضول خرچی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ ہماری زندگی کو سادگی کا نمونہ ہونا چاہیے کیوں کہ سادگی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو بہت پسند تھی۔ آپ ﷺ خود بھی سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو بھی اس بات کی تاکید کی کہ سادہ اور صاف ستھری زندگی بسر کریں۔

3- **طلبہ کو ڈاکٹر وحید قریشی کے علمی و ادبی مقام و مرتبے سے آگاہ کیا جائے۔**

جواب: دیکھیے حالاتِ زندگی

اہم معروضی سوالات

متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) اُردو شاعری کی حدود میں وسعت پیدا ہوئی:

http://www.office.com.pk

(i) 1857ء کے بعد (ii) 1890ء کے بعد

(iii) 1947ء کے بعد (iv) 1965ء کے بعد

(ب) اُردو شاعری کو وسیلہ بنایا گیا:

(i) مذہبی احساسات کی ترجمانی کا (ii) لسانی احساسات کی ترجمانی کا

(iii) ملی احساسات کی ترجمانی کا (iv) معاشرتی احساسات کی ترجمانی کا

(ج) خواجہ حسن نظامی نے نوحے لکھے:

(i) لکھنؤ کی بربادی کے (ii) دِلّی کی بربادی کے

(iii) آگرہ کی بربادی کے (iv) بنگال کی بربادی کے

(د) ''ہلالِ عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے'' نظم کا عنوان ہے:

(i) مولانا الطاف حسین حالؔی کی (ii) حفیظ جالندھری کی

(iii) علامہ اقبالؒ کی (iv) عبدالمجید سالک کی

(ہ) ''تہنیت عیدالفطر'' نظم ہے:

(i) حالؔی کی (ii) اقبالؒ کی

(iii) طالب الہ آبادی کی (iv) خواجہ حسن نظامی کی

(و) شہزادوں اور شہزادیوں کی کس مپرسی میں عید بسر کرنے کا ذکر کیا ہے:

(i) سر سید احمد خاں نے (ii) مولانا حالی نے

(iii) عبدالمجید سالک نے (iv) خواجہ حسن نظامی

(ز) علامہ اقبالؒ کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے:

(i) یادِ طفلی (ii) یادِ ایام

(iii) یادِ لندن (iv) یادِ جرمنی

http://www.office.com.pk

(ح) نوبتیں بجنے لگیں:

(i) مندروں میں (ii) خانقاہوں میں

(iii) مسجدوں میں (iv) مدرسوں میں

(ط) گردوں پہ آمد آمد ہے:

(i) بارش کی (ii) آندھی کی

(iii) طوفان کی (iv) ہلالِ عید کی

(ی) ہزار شکر کہ ______ ہیں شاد آج کے دن

(i) بچے (ii) بوڑھے

(iii) نوجوان (iv) مسلم

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(i)	(ب)	(iii)	(ج)	(ii)	(د)	(iii)
(ہ)	(i)	(و)	(iv)	(ز)	(i)	(ح)	(iii)
(ط)	(iv)	(ی)	(iv)				

http://www.office.com.pk